سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۹

امام منتظرؑ

حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کا مختصر
مقدس تذکرہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر

امامیہ مشن پاکستان (رجسٹرڈ) لاہور

امامیہ مشن لکھنؤ نے زیرِ نظر اشاعت ۵۴۹ کا انچاسواں صحیفہ مبارکہ "امام منتظر" آپکا نظر نواز ہے جسے

ذاکرشائقین کے لئے بابِ معرفت کھولا تھا۔

ائمہ اہل بیتؑ کے بارھویں امام، دورِ حاضرہ کے روحانی شہنشاہ، اللہ کی آخری

حجت، ولی العصر، امام آخرالزماں حضرت قائم آلِ محمدؑ ہیں جنکی معرفت حاصل کئے بغیر اگر

انسان مر جائے تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ اہلِ اسلام ہی نہیں بلکہ اقوامِ عالم

انکے جلوۂ جہاں آرا کے انتظار میں چشم براہ ہیں تاکہ یہ ظلم و جور سے بھر پور دنیا عدل و

انصاف سے بھر جائے۔ آج کی سب سے بڑی نیکی امام منتظرؑ کا یقین کے ساتھ انتظار

کرنا ہے کیونکہ آسمانی مذاہب کی کامیابی اور انبیائے کرام کے لائے ہوئے روحانی

پروگرام کی عملی تکمیل اور شیطنت کی مکمل شکست آپ کے وجود ذیجود سے ملنے

والی ہے۔ عجل اللہ فرجہ۔ خدا ہمیں انکے ناصروں سے قرار دے۔

زیرِ نظر کتابچہ بھی سرکار سید العلماء مدظلہ کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے جس میں آپ

نے حضرت حجتؑ کا مقدس تذکرہ فرمایا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس رسالہ

کی اشاعت کے ساتھ چہاردہ معصومینؑ کی مختصر سوانح عمریوں کا سلسلہ پورا ہو گیا۔

ابنائے ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ اپنے اپنے ماحول میں ان

رسائل کو مفت تقسیم فرمائیں۔ محافل و مجالس میں ابطور تبرک تقسیم کریں۔ اس

صورت میں سو رسائل (کوئی ایک یا ملا کر) کی خریداری پر پچیس فی صد رعایت دی

جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ صدا لصحرا ثابت نہیں ہو گی۔

(جنرل سیکرٹری)

امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور

۵ھ کا انچاسواں صحیفہ مبارکہ "امام منتظر" آپکا نظر نواز ہے جسے امامیہ مشن لکھنؤ نے زیر اہتمام شائع فرماکر شائقین کے لئے باب معرفت کھولا تھا۔

ائمہ اہل بیتؑ کے بارھویں امام، دورِ حاضر کے روحانی شہنشاہ، اللہ کی آخری حجت، ولی العصر، امام آخر الزماں حضرت قائم آلِ محمدؑ ہیں جنکی معرفت حاصل کئے بغیر اگر انسان مرجائے تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اہل اسلام ہی نہیں بلکہ اقوام عالم انکے جلوۂ جہاں آرا کے انتظار میں چشم براہ ہیں تاکہ یہ ظلم و جور سے بھرپور دنیا عدل و انصاف سے بھر جائے۔ آج کی سب سے بڑی نیکی امام منتظرؑ کا یقین کے ساتھ انتظار کرنا ہے کیونکہ آسمانی مذاہب کی کامیابی اور انبیائے کرام کے لائے ہوئے روحانی پروگرام کی عملی تکمیل اور شیطنت کی مکمل شکست آپ کے وجودِ ذی جود سے وابستہ ہے۔ عجل اللہ فرجہ۔ خدا ہمیں انکے ناصروں میں قرار دے۔

زیر نظر کتابچہ بھی سرکار سید العلماء مدظلہ کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے جس میں آپ نے حضرت حجتؑ کا مقدس تذکرہ فرمایا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت کے ساتھ چہاردہ معصومینؑ کی مختصر سوانح عمریوں کا سلسلہ پورا ہوگیا۔

ابنائے ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ اپنے اپنے ماحول میں ان رسائل کو مفت تقسیم فرمائیں۔ محافل و مجالس میں بطور تبرک تقسیم کریں۔ اس صورت میں سو رسائل (کوئی ایک یا ملا کر) کی خریداری پر پچیس فی صد رعایت دی جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ صدا بصحرا ثابت نہیں ہوگی۔

(جنرل سکریٹری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید الانبیاء
والمرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین ط

ائمہ معصومینؑ کے حالاتِ زندگی کی یہ آخری کڑی حضرت حجت منتظر امام مہدی آخر الزماں عجل اللہ فرجہ کے تذکرہ کے ساتھ مخصوص ہے، وہ حیرت انگیز شخصیتیں جو آنکھوں سے دیکھنے پر سمجھ میں نہ آسکیں، پردہ میں رہ کر کیا سمجھ میں آسکتی ہیں، پھر بھی جتنا سنا ہے اور سمجھا ہے اس کا زبانِ قلم سے اظہار مقصود ہے۔

"غیب" سے انکار کرنے والے اس رسالہ کے مخاطب نہیں جنہوں نے بے دیکھے "اللہ" کو جانا ہے انہی سے اس "اللہ" کے راستے کے "غیبی" رہنما کا تعارف مقصود ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ وہ ابھی "غیب" ہے مگر کبھی "مردے از غیب برون آید" کا حقیقی مصداق بنکر آنے والا ہے، اس کی بارگاہ میں غائبانہ خلوص وعقیدت کی ایک نیازمندانہ پیشکش منظور ہے "گر قبول افتد زہے عز و شرف"

نام ونسب

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفٰےؐ کی نسل مبارک جو آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ اور داماد حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے چلی اور ان کے چھوٹے فرزند حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے جو مسلسل نو امام ہوئے ان میں سے آٹھویں امام حضرت امام حسن عسکریؑ تھے اور حسن عسکریؑ کے فرزند ہمارے بارھویں امام حضرت حجت قائمؑ "امام منتظر" عجل اللہ فرجہ ہیں جو اپنے جد بزرگوار حضرت پیغمبر خداؐ کے بالکل ہم نام اور صورت وشکل میں ہو بہو ان

کی تصویر ہیں۔ والدہ گرامی آپ کی نرجس خاتون " قیصر بادشاہ روم کی پوتی اور شمعون وصی حضرت عیسیٰ ع کی اولاد سے تھیں۔ امام حسن عسکری کی ہدایت سے حضرت کی بزرگ مرتبت ہمشیرہ حلیمہ خاتون نے ان کو مسائل دینیہ اور احکام شرعیہ کی تعلیم دی تھی۔

القاب و خطابات

غالباً ائمہ معصومینؑ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بعد سب سے زیادہ القاب ہمارے " امام عصرؑ " کے ہیں جن میں زیادہ مشہور ذیل کے خطابات ہیں۔

(۱) المہدی یہ ایسا خطاب ہے جو نام کا قائم مقام بن گیا ہے اور پیشینگوئیاں جو آپ کے وجود کے متعلق پیغمبر اکرمؐ اور دیگر ائمہ معصومینؑ کی زبان پر آئیں وہ زیادہ تر اس لفظ کے ساتھ ہیں اور اسی لئے آنیوالے " مہدی " کا اقرار تقریباً ضروریات اسلام میں داخل ہو گیا ہے جس میں اگر اختلاف ہو سکتا ہے تو اوصاف و حالات کی تعیین میں لیکن اصل مہدی کے ظہور کا عقیدہ مسلمانوں کے ہر شخص کو رکھنا لازمی ہے۔ ان حضرات کا ذکر نہیں جو اپنے کو مسلمان صرف سوسائٹی کے اثر یا سیاسی مصلحتوں سے کہتے ہیں مگر ان کے دل میں حاضر و ناظر معدلت پسند رب الارباب کا عقیدہ ہی موجود نہیں تو اس کے رسول کی کسی ایسی خبر غیبی کی تصدیق جو ابھی وقوع میں نہیں آئی ان کے حاشیہ خیال میں کہاں جگہ پا سکتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو معمول سے خلاف اس رسالہ میں ہم نے مخاطب بنانا نہیں چاہا ہے۔

" مہدی " کے لفظ کے معنی ہدایت پائے ہوئے کے ہیں۔ اسی لحاظ سے کہ اصل ہادی (راستہ بتانے والی) ذات خالق ہے جس کے لحاظ سے خود پیغمبرؐ سے خطاب کر کے قرآن کریم

ایت آئی ہے (انک لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء)
تمہارے بس کی بات نہیں ہے کہ جسکو چاہو تم ہدایت کرو، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا
ہے" اور اسی اعتبار سے سورۃ "الحمد" میں بارگاہ الٰہی میں دعا کی گئی ہے اهدنا الصراط
المستقیم "ہم کو سیدھے راستے پر لگا دے" اس فقرہ کو خود پیغمبرؐ اور ائمہ معصومینؑ بھی اپنی
زبان پر جاری کرتے تھے اس لئے خداوند عالم کی ہدایت کے لحاظ سے ان رہنمایان
دین کو "مہدی" کہنا صحیح تھا۔ جو صفت کے لحاظ سے سب ہی بزرگوار تھے اور خطاب
کے لحاظ سے حضرت "امام منتظر" کے ساتھ مخصوص ہو گیا۔

(۱۴) "القائم" یہ لقب ان احادیث سے ماخوذ ہے جس میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "دنیا ختم نہیں ہو سکتی جب تک میری اولاد میں سے ایک شخص
قائم (کھڑا) نہ ہو جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے"

(۱۵) "صاحب الزمان" اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ آپ ہمارے زمانہ کے رہنمائے حقیقی ہیں
(۱۶) "حجت خدا" ہر نبی اور امام اپنے دور میں خالق کی حجت ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت
کی ذمہ داری جو اللہ پر ہے وہ پوری ہوتی ہے اور بندوں کے پاس اپنی کوتاہیوں کے جواز
کی کوئی سند نہیں رہتی، چونکہ ہمارے زمانہ میں رہنمائی خلق کی ذمہ داری حضرت کے ذریعہ
سے پوری ہوئی ہے اس لئے قیام قیامت تک "حجت خدا" آپ ہیں۔

(۱۷) "منتظر" چونکہ امام "مہدی" کے ظہور کی پیشینگوئی برابر رہنمایان دین دیتے رہے
یہاں تک کہ صرف مسلمانوں میں نہیں بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی چاہے نام کوئی دوسرا ہو
ایک آنیوالے کا آخر زمانہ میں انتظار رہا ہے، ولادت کے قبل سے پیدائش کا انتظار رہا
اب غیبت کے بعد دنیا کو ظہور کا انتظار ہے اسلئے آپ خود حضرت حکم الٰہی کے منتظر

ہوتے ہوئے تمام خلق کے لئے منتظر یعنی مرکز انتظار ہیں۔

پیشین گوئیاں

آپ کے دنیا میں آنے سے پہلے پیشین گوئی متواتر طریقہ پر پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ معصومینؑ کی زبانوں پر آتی رہی تھی جن میں سے اس وقت ہر معصومؑ کی صرف ایک خبر اس موقع پہ درج کی جاتی ہے۔

(۱) حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ

حضرت کی زبان مبارک سے احادیث اس کثرت سے اس موضوع پر وارد ہوئی ہیں کہ صحاح و مسانید و اخبار کے کتب ان سے معمور ہیں۔ اور متعدد علمائے اہلسنت نے ان کو مستقل تصانیف میں جمع کیا ہے جیسے حافظ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے "البیان فی اخبار صاحب الزمان" میں حافظ ابو نعیم اصفہانی نے "ذکر نعت المہدی" ابوداؤد سجستانی نے اپنے سنن میں جس کا صحاح ستہ میں شمار ہوتا ہے۔ کتاب "المہدی" کا مستقل عنوان قائم کیا ہے اسی طرح ترمذی نے "صحیح" میں اور ابن ماجہ قزوینی نے کتاب سنن میں حاکم نے استدرک میں بھی ان احادیث کو وارد کیا ہے۔

صرف ایک حدیث یہاں درج کی جاتی ہے، وہ یہ ہے۔ ابن عباس نے روایت کی حضرت رسول خداؐ سے فرمایا۔ انا سید النبیین و علیؑ سید الوصیین وان اوصیائی لبعدی اثنا عشر اولھم علیؑ واخر ھم المہدی میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی اوصیاء کے سردار ہیں، میرے اوصیاء (قائم مقام) میرے بعد بارہ ہوں گے۔ جنمیں اول علیؑ ہیں اور آخریؑ "مہدی" ہوں گے۔

(۲) حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

کافی کلینی میں جابر بن عبداللہ انصاری

روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے پاس ایک لوح تھی جس میں تمام اوصیاء رسالت کے نام درج تھے جناب سیدہؑ نے اس لوح سے تمام بارہؑ اماموں کے ناموں کی خبر دی جن میں سے تین محمد تھے اور چار علی۔ ان کی آخری فرد آپ کی اولاد میں سے وہ ذات ہے جو قائم ہوگی۔

۳۔ حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ

جناب شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ قمی نے کمال الدین" میں امام رضاؑ کی حدیث آپکے آبائے طاہرینؑ کے ذریعہ سے نقل کی ہے کہ جناب امیرؑ نے اپنے فرزند امام حسینؑ کو مخاطب کر کے فرمایا: تیری نسل میں سے نواں وہ ہے جو حق کے ساتھ قائم دین کا ظاہر کرنے والا اور عدل و انصاف کا پھیلانے والا ہوگا۔

۴۔ امام حسن مجتبیٰؑ

صدوق کمال الدین میرے بھائی حسینؑ کی نسل سے نواں جب پیدا ہوگا تو خداوند عالم اسکی عمر کو غیبت کی حالت میں طولانی کریگا، پھر جب وقت آئیگا تو اسے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر فرمائیگا۔

سید الشہداء امام حسینؑ

نواں میری نسل میں سے وہ امام ہے جو حق کے ساتھ قائم ہوگا جس کے ذریعہ سے اللہ زمین کو موت کے بعد زندگی عطا کریگا اور جس کے ذریعہ سے دین حق کو تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اسکی ایک طولانی غیبت ہوگی جسمیں بہت سے گمراہ ہو جائیں گے اور کچھ ثابت قدم رہیں گے جن پر ایذائیں برداشت کرنا پڑیں گی اور ان سے لوگ کہیں گے کہ اگر سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب ہوگا جو اس غیبت کے زمانہ میں اس اذیت اور انکار پر صبر کریں گے انھیں رسولؐ کے ہمراہ رکاب جہاد کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

۶۔ امام زین العابدینؑ
"ہم میں سے قائم وہ ہوگا جسکی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہیگی یہاں تک کہ عام لوگ کہیں گے وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔"

۷۔ امام محمد باقرؑ
کافی کلینی "حسینؑ کے بعد نو امام معین ہیں جن میں سے نواں قائم ہوگا۔"

۸۔ امام جعفر صادقؑ
علل الشرائع شیخ صدوق میں روایت ہے فرمایا حضرت نے کہ میرے موسٰیؑ فرزند کی نسل سے پانچواں قائم آلِ محمدؐ ہوگا۔

۹۔ امام موسیٰ کاظمؑ
"کمال الدین صدوق" کسی نے امام موسیٰ کاظمؑ سے کہا کہ کیا آپ قائم بحق ہیں حضرت نے فرمایا "حق کے ساتھ قائم و برقرار تو میں بھی ہوں مگر اصل میں قائم وہ ہوگا جو زمین کو دشمنانِ خدا سے پاک کر دیگا اور اسے عدل و انصاف سے مملو کر دیگا۔ وہ میری اولاد میں سے پانچواں شخص ہوگا۔ اسکی ایک طولانی غیبت ہوگی جس میں بہت سے مرتد ہو جائیں گے اور کچھ لوگ ثابت قدم رہیں گے۔"

۱۰۔ امام رضاؑ
دعبل نے جب آپ کے سامنے اپنا مشہور قصیدہ پڑھا اور اس میں ان دو شعروں تک پہنچے:-

خروج امام لامحالۃ قائم	یقوم علی اسم اللہ والبرکات
یمیز فینا کل حق و باطل	ویجزی علی النعماء والنقمات
زمانہ میں ظہور قائمِ آلِ عبا ہوگا	مدد سے جو خدا کے نام و برکت کی کھڑا ہوگا
جہاں میں امتیازِ حق و باطل کے کر دیگا	وہ دیگا مومن و کافر کو ہر کردار کا بدلا

یہ سنتے ہی امام رضاؑ نے گریہ فرمایا اور پھر سر اٹھا کر کہا اے دعبل یہ شعر تمہاری زبان پر روح القدس نے جاری کرائے ہیں، تمہیں معلوم بھی ہے کہ یہ امام کون ہے

اور کب ظہور ہوگا۔ دعبل نے کہا یہ تفصیلات تو مجھے معلوم نہیں، مگر میں یہ سنتا رہا ہوں کہ اہلبیت میں ایک امامؑ ایسا ہوگا جو زمین کو فساد سے پاک اور عدل و انصاف سے مملو کر دیگا۔ حضرتؑ نے فرمایا اے دعبل میرے بعد امام میرا فرزند محمد ہوگا اور اس کے بعد اس کا فرزند علیؑ اور علیؑ کے بعد اسکا بیٹا حسنؑ اور حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا قائمؑ ہوگا جس کی غیبت کے دور میں اسکا انتظار رہیگا اور ظہور کے موقع پر دنیا اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے گی۔

امام محمد تقیؑ

قائم ہم میں سے وہی مہدیؑ ہوگا جو میری نسل میں تیسرا ہوگا۔

۱۲۔ امام علی نقیؑ

میرا جانشین تو بعد میرے میرا فرزند حسنؑ ہے مگر اس کے جانشین کے دور میں تمہارا کیا عالم ہوگا۔ سننے والے نے پوچھا کیوں؟ اسکا کیا مطلب؟ فرمایا اس لئے کہ تمہیں اسے دیکھنے کا موقع نہ ملے گا اس کے بعد نام تک لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ عرض کیا گیا پھر انکا نام کس طرح لیا جائے گا فرمایا بس یوں کہنا کہ "الحجۃ من آل محمد"

۱۳۔ امام حسن عسکریؑ

حضرتؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے آبائے طاہرینؑ نے یہ فرمایا ہے کہ زمین حجت خدا سے قیامت تک کبھی خالی نہیں ہو سکتی؟ اور جو مرجائے اور اپنے امام زمانہ کی اسے معرفت حاصل نہ ہوئی ہو وہ جاہلیت کی موت دنیا سے گیا؟ آپ نے فرمایا کہ بیشک یہ اسی طرح حق ہے جس طرح روز روشن حق ہوتا ہے" عرض کیا گیا کہ پھر حضور کے بعد حجت اور امام کون ہوگا۔ فرمایا "میرا فرزند پیغمبر خدا کا ہم نام ہے میرے بعد امام و حجت ہوگا جو شخص بغیر اس کی معرفت حاصل

کئے ہوئے دنیا سے اٹھا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ بیشک اسکی غیبت کا دور اتنا طولانی ہوگا جسمیں جاہل لوگ حیران و سرگرداں پھریں گے اور باطل پرست ہلاکت ابدی میں گرفتار ہونگے اور وقت مقرر کر کے پیشین گوئیاں کرنے والے غلط گو ہوں گے۔

نتیجہ - ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلامؐ کے وقت سے لیکر برابر ہر دور میں اس ذات کی خبر دی جاتی رہی تھی جو "مہدی دین" ہوگا بلکہ دعبل کی روایت سے ظاہر ہے کہ یہ امر اتنا مشہور تھا کہ شعراء تک اسے نظم کرتے تھے اس کے ساتھ تواریخ پر نظر کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دوست و دشمن سب ان حدیثوں سے واقف تھے - یہانتک کہ لبا اوقات ان سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے - چنانچہ سلسلہ عباسیہ میں سے محمد نام جسکا تھا اس نے اپنا لقب "مہدی" اسی لئے اختیار کیا اور نسل امام حسنؑ سے عبداللہ محض کے فرزند محمد کے متعلق بھی مہدی ہونیکا عقیدہ قائم کیا گیا اور "کیسانیہ" نے محمد بن حنفیہ کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا - مگر ائمہ اہلبیتؑ میں سے ایک معصوم ہستی کا اسی وقت پر وجود خود ان خیالات کی رد کے لئے کافی تھا اور یہ حضرات ان غلط دعویداروں کے دعاوی کے غلط بتانے کے ساتھ اصل "مہدی" کے اوصاف اور اسکی غیبت کا تذکرہ برابر کرتے رہے - اس سے یہ حقیقت صاف ظاہر ہوگئی کہ اصل "مہدی" کی تشریف آوری کا انتظار متفقہ طور پر موجود تھا اس کے ساتھ پیغمبرؐ کی وہ حدیثیں بھی متواتر صورت سے موجود تھیں کہ میری اولاد میں بارہ جانشین میرے ہوں گے اور یہ تعداد خود ان غلط مدعیوں کے دعوے کے ابطال کے لئے کافی تھی لیکن اب جبکہ امام حسن عسکریؑ تک گیارہ کی تعداد ائمہ کی پوری ہوگئی تو دنیا بے چینی کے ساتھ اسی امام کی طلبگار ہوگئی جو اپنی پیدائش کے قبل بھی منتظر تھا اور پیدائش کے بعد بھی غیبت کی بنا پر مصلحت الٰہی کے تقاضا تک "منتظر" رہنے والا تھا۔

ولادت

وہ وقت جسکا معصومینؑ کو انتظار تھا آخر کو آہی گیا۔ اور پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کی رات کو سامرے میں اس مبارک و مقدس بچے کی ولادت ہوئی۔ امام حسن عسکریؑ نے اس موقع پر کافی مقداریں روٹیاں اور گوشت راہِ خدا میں صدقہ کرایا اور عقیقہ میں کئی بکریوں کی قربانی فرمائی۔

نشوونما اور تربیت

ائمہ اہل بیتؑ میں یہ کوئی نئی بات نہیں کہ انکو ظاہری حیثیت سے تعلیم و تربیت کا موقع حاصل نہ ہو سکا ہو اور وہ بچپن ہی میں قدرت کی طرف کے انتظام خاص کے ساتھ کمالات کے جوہر سے آراستہ کر کے امامت کے درجہ پر فائز کر دیے گئے ہوں۔ اسکی نظیریں حضرت امام منتظرؑ کے پہلے بھی کئی سامنے آچکی تھیں جیسے آپ کے جد بزرگوار حضرت امام علی نقیؑ جنکی عمر اپنے والد امام محمد تقیؑ کی وفات کے وقت چھ برس اور چند مہینے سے زیادہ نہ تھی اور اس کے پہلے امام محمد تقیؑ جن کی عمر اپنے والد امام رضاؑ کے انتقال کے وقت آٹھ برس سے زیادہ نہ تھی ظاہر ہے کہ یہ بات عام افراد کے لحاظ سے بظاہر اسباب نشوونما اور تعلیم و تربیت کیلئے ناکافی ہے مگر جب خالق کی مخصوص عطا کو ان حضرات کے بارے میں تسلیم کر لیا تو اب سات اور چھ اور پانچ برس کے فرق کا بھی کوئی سوال باقی نہیں رہ سکتا۔ اگر سات برس کے سن میں امامت کا منصب حاصل ہو سکتا ہے اور چھ برس کے سن میں حاصل ہو سکتا ہے جسکی نظیریں قبل کے اماموںؑ کے یہاں دنیا کی آنکھوں کے سامنے آچکیں تو پانچ یا چار برس میں بھی یہ منصب اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اسمیں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے بارہویں امامؑ کو اپنے والدؑ کی آغوش شفقت و تربیت سے بہت کم عمر میں جدا ہونا پڑا یعنی شعبان ۲۵۵ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ میں

آپ کے والد بزرگوار حضرت امام حسن عسکریؑ کی وفات ہو گئی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی عمر اس وقت ساڑھے چار برس کی تھی اور اسی کمسنی میں آپ کے سر پہ خالق کی طرف سے امامت کا تاج رکھ دیا گیا۔

حکومت وقت کا تجسس

بالکل اسی طرح جیسے فرعون مصر نے پیشین گوئی سن لی تھی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والا ایک بچہ میرے ملک کی تباہی کا باعث ہو گا تو اس نے اس کی کوششیں صرف کر دیں کہ وہ بچہ کسی طرح پیدا ہی نہ ہونے پائے اور پیدا ہو تو زندہ نہ رہنے پائے اسی طرح متواتر احادیث کی بناء پہ عباسی سلطنت کے فرمانرواؤں کو یہ معلوم ہو چکا تھا۔ کہ حسن عسکریؑ کے یہاں اس مولود کی پیدائش ہو گی جس کے ذریعہ باطل حکومتیں تباہ ہو جائیں گی تو اسکی طرف سے انتہائی شدت کے ساتھ انتظامات کیے گئے کہ ایک ایسے مولود کی پیدائش کا امکان باقی نہ رہے۔ اسی لئے امام حسن عسکریؑ کو مسلسل قید و بند میں رکھا گیا۔ مگر قدرتِ الٰہی کے سامنے کوئی بڑی سے بڑی مادی طاقت بھی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جس طرح فرعون کی تمام کوششوں کے باوجود موسیٰؑ پیدا ہوئے اسی طرح سلطنت عباسیہ کے تمام انتظامات کے باوجود امام منتظرؑ کی ولادت ہوئی۔ مگر یہ قدرت کی طرف کا انتظام تھا کہ اس کی پیدائش کو صیغۂ راز میں رکھا گیا اور جسے قدرت اپنا راز بنائے اس کے افشا پر کون قادر ہو سکتا ہے ربیشک ذرا دیر کے لئے خود اسکی مصلحت اسکی متقاضی ہوئی کہ راز پر سے پردہ ہٹا یا جائے رجب امام حسن عسکریؑ کا جنازہ غسل وکفن کے بعد نماز جنازہ کیلئے رکھا ہوا تھا شیعیان خاص کا مجمع تھا اور نماز کیلئے صفیں بندھ چکی تھیں۔ امام

حسن عسکریؑ کے بھائی جعفر نماز جنازہ پڑھانے کیلئے آگے بڑھ چکے تھے اور تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک دفعہ حرم سرائے امامت سے ایک کمسن بچہ برآمد ہوا اور بڑھتا ہوا صفوں کے آگے پہنچا اور جعفر کی عبا کو ہاتھ میں لیکر کہا چچا پیچھے ہٹیے اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا حق مجھے زیادہ ہے۔ جعفر بیساختہ پیچھے ہٹے اور صاحبزادہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، پھر صاحبزادہ حرم سرا میں واپس گیا۔ غیر ممکن تھا کہ یہ خبر خلیفہ وقت کو نہ پہنچتی چنانچہ پہنچی اور اب زیادہ شدت و قوت کے ساتھ تلاش شروع ہو گئی کہ ان صاحبزادہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا جائے یا ان کی زندگی کا خاتمہ کیا جائے۔

غیبت حضرت امام منتظرؑ کی امامت کا زمانہ اب تک دو غیبتوں پر تقسیم رہا ہے ایک زمانہ غیبت صغریٰ اور ایک غیبت کبریٰ، اسکی بھی خبر معصومینؑ کی زبان پر پہلے ہی آ چکی تھی۔ جیسے پیغمبر خداؐ کا ارشاد "اس کیلئے ایک غیبت ہو گی جسمیں بہت سی جماعتیں گمراہ پھرتی رہیں گی" اور "اس کی غیبت کے زمانہ میں اسکے اعتقاد پر برقرار رہنے والے کوگرد سرخ سے زیادہ نایاب ہونگے"۔ حضرت علی بن ابیطالبؑ کا ارشاد ہے "قائم آل محمدؐ کے لئے ایک طولانی غیبت ہو گی۔ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے وہ منظر کہ دوستان اہلبیتؑ اسکی غیبت کے زمانہ میں سرگرداں پھر رہے ہیں جسطرح جانور چراگاہ کی تلاش میں سرگرداں پھرتے ہیں" دوسری حدیث میں "اسکا ظہور ایک ایسی غیبت اور حیرانی کے بعد ہوگا جس میں اپنے دین پر صرف با اخلاص اصحاب یقین ہی قائم رہ سکیں گے"۔ امام حسنؑ کا قول "اللہ اسکی عمر کو اسکی غیبت کی حالت میں طولانی کریگا" امام حسینؑ کا ارشاد "اس کی ایک غیبت ہو گی جس میں بہت سی جماعتیں گمراہ ہو جائیں گی"۔ امام محمد باقرؑ کا ارشاد "اسکی غیبت اتنی طولانی ہو گی کہ بہت سے گمراہ ہو جائیں گے"۔ امام جعفر صادقؑ نے